سلسلہ بیان
2

إن من البيان لسحرا

خطبات ہجرت

سفر ہجرت کو بالترتیب آسان اور
عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے

سلسلہ بیان نمبر 1 حاصل کرنے کیلیئے اس نمبر پر رابطہ کریں
03004545376



جامع مسجد اکرم خان والی شجاع آباد

ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَاِذْ یَمْکُرُ بِكَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْکُرُوْنَ وَ یَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ (انفال 30) صَدَقَ اللہُ مَوْلَانَا الْعَلِیُّ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم وَنَحْنُ عَلٰی ذَالِکَ لَمِنَ الشَّاہِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَ لْحَمْدُلِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِیْن

محبت ذوق اور شوق کے ساتھ با آواز بلند درود پاک پڑھ لیں

اللھم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی ال سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم

بزرگان محترم برادران اسلام دوستو اور بھائیو!

اسلامی سال کا صفر کا مہینہ چل رہا ہے اس صفر کے آخر میں حضور سرور کائنات ﷺ نے زندگی کا ایک عظیم سفر کیا جس کو ہجرت والا سفر کہتے ہیں گزشتہ سے پیوستہ جمعہ اس ہجرت والے سفر کو ترتیب کے ساتھ بیان کرنا شروع کیا تھا ۔ یہاں تک بات پہنچی تھی کہ مکہ کے مشرکین دارالندوہ میں جمع ہوئے۔ دار الندوہ ایک مکان کا نام ہے جس میں کفار میٹنگ کرتے تھے، مشورے کرتے تھے۔ دار کا معنی ہے گھر اور ندوہ کا معنی ہے مشورہ یعنی مشورے کی جگہ، میٹنگ ہال۔

دارالندوہ کی میٹنگ

ایک دن مکہ کے مشرکین دارالندوہ میں جمع ہوئے۔ حضور ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف مشورہ ہونے لگا ادھر شیطان بدبخت کو پتہ چلا کہ آج مشرکین کی مجلس لگی ہوئی ہے تو یہ بھی دارالندوہ پہنچ گیا دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا گیا کون؟ بزرگوں والی شکل بنا کر کہنے لگا میں نجدی بزرگ ہوں مجھے پتہ چلا کہ تم ایک عظیم مشورہ کر رہے ہو میں بھی تمہارے ساتھ شریک ہونا چاہتا ہوں مشرکین نے بٹھا لیا وہ ان کے ساتھ شریک ہو گیا۔

پہلا مشورہ

مشرکین کہتے ہیں یار سمجھ نہیں آتی محمد عربی ﷺ کا دین بڑھتا چلا جا رہا ہے لوگ زیادہ سے زیادہ اسلام میں داخل ہوتے جا رہے ہیں اس کا کوئی سدباب کیا جائے۔

ابو البختری " بول پڑا اس نے کہا کہ محمد کو زنجیروں میں جکڑ دو بیڑیاں پہنا دو کالی کوٹھڑی میں بند کر دو جہاں کسی کی اپروچ نہ ہو کسی کی رسائی نہ ہو قید تنہائی ہو کھانا پینا بند کر دو آخر موت ہو جائے گی ہماری جان چھوٹ جائے گی۔

شیطان فورا بول پڑا کہ یہ مشورہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ تمہیں پتہ ہے کہ یہ عام انسان نہیں ہے۔ اس کے ساتھی بڑے جان نثار بڑے وفادار بڑے حبدار ہیں۔ اپنی جان سے زیادہ اس نبی سے محبت کرتے ہیں جب ان کو پتہ چلے گا کہ تم نے ان کو یہاں قید کر دیا ہے تو وہ حملہ آور ہوں گے کوٹھڑی توڑ دیں گے اور انہیں رہا کر کے لے جائیں گے۔ مسئلہ تو پھر وہیں کھڑا رہے گا لہذا یہ تجویز ٹھیک نہیں ہے کوئی اور تجویز پیش کرو

دوسری تجویز

دوسرے شخص ابو الاسود ربیعہ بن عمرو نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ اس کو یہاں سے نکال دو جلا وطن کر دو ہمارے شہر سے ہمارے ملک سے نکل جائے گا تو مسئلہ ہی ختم ہو جائے گا

شیطان نے کہا یہ تجویز بھی ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ تم ان کی زبان کی مٹھاس جانتے ہو ان کی گفتگو کی تاثیر جانتے ہو کہ جب بولتے ہیں تو لوگ ان پر فریفتہ ہو جاتے ہیں اگر تم انہیں جلا وطن کر دو گے ملک بدر کر دو گے باہر نکال دو گے وہ یہاں سے نکل کر جہاں بھی جائیں گے لوگ اس کے ساتھ مل جائیں گے۔ وہاں اس کے دیوانے مستانے پروانے پیدا ہو جائیں گے۔ اس کی ایک جماعت بن جائے گی اس کے بعد وہ تم پر حملہ کر دیں گے۔ لہذا یہ رائے بھی ٹھیک نہیں ہے کوئی اور رائے پیش کرو

تیسری رائے

تیسرا شخص ابو جہل ملعون بولا اس نے کہا کہ میں ایسی رائے دوں گا جو تمہیں پسند آئے گی۔
ایک طرف شیطان مجلس میں بیٹھا تھا دوسری طرف شیطان کا چیلا رائے دے رہا تھا
اس نے کہا یہ سب باتیں چھوڑو میری تجویز یہ ہے کہ اس (محمد) کو قتل کر دو نہ سر ہو گا
نہ درد ہو گا نہ رہے گی بانس نہ بجے گی بانسری۔

اس تجویز پر شیطان عش عش کر اٹھا۔ واہ واہ کیا کہنے ایسی تجویز تو تمہیں ہی جچتی تھی اصل
تجویز تو یہی ہے شیطان نے اس تجویز کی پر زور تائید کی جس پر رائے حتمی ہو گئی انہوں نے
اسی رائے پر عمل درامد کا فیصلہ کر لیا۔

پھر شیطان نے کہا کہ گھنٹی کون باندھے گا قتل کون کرے گا اُس کے جان نثاروں سے
وفاداروں سے دشمنی مول کون خریدے گا۔وہ تو قاتل کو کسی صورت میں نہیں چھوڑیں گے
پھر ابو جہل نے کہا کہ ایسا کرتے ہیں ہمارے 100 قبیلے ہیں ہر قبیلے کے سردار کو لیتے ہیں۔
پھر سارے مل کر محمد عربی کو معاذ اللہ قتل کر دیتے ہیں محمد کے صحابہ کس کس سے لڑیں
گے کس کس قبیلے سے بدلہ لیں گے۔
سارے مشرک خوش ہوئے اسی تجویز پر عمل درامد کا فیصلہ کر لیا۔
اور یہ طے ہو گیا کہ آج رات حملہ کریں گے اور محمد کو قتل کر دیں گے۔

مشرکین کا پردہ چاک

اِدھر یہ فیصلہ ہوا، اُدھر جبرائیلؑ وحی لے کر آگئے اور حضور ﷺ کو اس
مشورے اور فیصلے کی اطلاع دی۔
اللہ رب العزت نے اس کو قرآن پاک میں بیان فرمایا

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ

اللہ نے اطلاع دی اے محبوب مشرکین آپ ﷺ کے خلاف تدبیریں کر رہے
ہیں منصوبے بنا رہے ہیں کوئی کہتا ہے گرفتار کر دیں کوئی کہتا ہے جلا وطن کر
دیں کوئی کہتا ہے قتل کر دیں۔ سنو رب ذوالجلال کیا فرماتے ہیں۔

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ

اے محبوب گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے اگر یہ آپ کے بارے میں تدبیریں کر رہے ہیں۔

تو میں اللہ بھی تدبیریں کر رہا ہوں یہ آپ ﷺ کو مٹانا چاہتے ہیں آپ ﷺ کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن میں آپ ﷺ کو بچانا چاہتا ہوں۔ محبوب آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے جائیں۔ دن کے وقت آپ ﷺ کو یہ اجازت ملی آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بلوایا اور ارشاد فرمایا علی میں نے ہجرت کرنی ہے لیکن میرے پاس مکہ کے لوگوں کی امانتیں ہیں میں وہ امانتیں تمہارے سپرد کر رہا ہوں آپؓ نے آج رات میرے بستر پر میری چادر لپیٹ کر سونا ہے پریشان نہیں ہونا یہ لوگ انشاءاللہ آپؓ تک نہیں پہنچ سکیں گے اور نہ ہی تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکیں گے۔۔۔ شام ہوئی تو سارے کافر اکٹھے ہو کر حضور ﷺ گھر کے اِرد گرد آ گئے محاصرہ کر لیا نبی ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سلایا آپ ﷺ کی سبز رنگ کی چادر تھی آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا یہ چادر اپنے اوپر ڈال لو بستر پر لیٹ جاؤ حضرت علیؓ نے چادر لی اور آرام سے بستر پر لیٹ گئے اللہ کے نبی ﷺ مکمل اطمینان سے گھر سے باہر نکلے ایک مُٹھی مَٹی کی اٹھائی اور ان سب کی طرف پھینک دی۔ تو جتنے لوگ وہاں کھڑے تھے سب کے سروں اور آنکھوں میں مٹی چلی گئی اور وہ سب اپنی آنکھیں ملنے لگے اللہ کے نبی ﷺ قرآن پڑھتے ہوئے وہاں سے چلے گئے کوئی ایک بھی آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکا آپ ﷺ کی زبان اطہر پر اس وقت یہ آیات تھیں۔

يٰسٓ (1) وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (2) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (3) عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ (4) تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ (5) لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ (6) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (7) اِنَّا جَعَلْنَا فِىْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ (8)

حضور ﷺ نکلنے میں کامیاب

وہ سارے کافر اندھے ہو گئے حضور ﷺ ان کی آنکھوں کے سامنے سے چلے گئے یہ ساری رات کھڑے رہے رات کو ایک شخص وہاں سے گزرا اس نے پوچھا تم لوگ یہاں کیوں کھڑے ہو؟انہوں نے کہا ہم محمد ﷺ کی انتظار میں کھڑے ہیں اس شخص نے کہا وہ تو تمہارے سامنے سے گزر کر جا چکے ہیں۔

اور تمہارے سروں پر مٹی بھی ڈال گئے ہیں ذرا اپنے سر تو دیکھو انہوں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سب کے سروں میں مٹی ہے یہ سب اپنے سر جھاڑنے لگے حضور ﷺ نے ان کے سروں میں مٹی کیوں ڈالی دراصل اس سے اشارہ کیا کہ تمہارے منہ میں بھی خاک تمہارے سر میں بھی خاک تم ذلیل ہو جاؤ گے تم رسوا ہو جاؤ گے مٹی ذلت کی نشانی ہے اللہ کے نبی ﷺ کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ پیغام دینے کے لیے اللہ رب العزت نے حضور ﷺ سے مٹی پھینکوائی ان لوگوں نے جب یہ سنا تو بوکھلا گئے کہا جلدی سے حضور ﷺ کے گھر میں جھانک کر دیکھو جھانک کر دیکھا تو حضور ﷺ کے بستر پر کوئی لیٹا ہوا ہے۔ اور حضور ﷺ والی چادر اوڑھی ہوئی ہے۔ وہ کہنے لگے نہیں نہیں یہ غلط رپورٹ ہے محمد ﷺ سوئے ہوئے ہیں چلو ابھی جا کر کام تمام کر دیں۔ ایک شخص نے کہا کسی کے گھر میں گھسنا اچھی بات نہیں ہے صبح جب حضور ﷺ گھر سے نکلیں گے پھر قتل کریں گے جب صبح ہوئی حضرت علیؓ بیدار ہوئے بستر سے اٹھے انہوں نے پھر اندر جھانکا تو دیکھا علیؓ وضو کر رہے ہیں ان کو غصہ آیا گالیاں بکنے لگے حضرت علیؓ سے پوچھا محمد ﷺ کہاں ہیں انہوں نے فرمایا حضور ﷺ تو جا چکے ہیں جب یہ سنا تو گالیاں بکتے ہوئے خائب و خاسر ہو کر پیچھے لوٹ گئے۔ اسی کو اللہ نے یوں بیان کیا۔

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

حضور ﷺ صدیق کے دروازے پر

حضور ﷺ یہاں سے چل کر سیدھا ابوبکر صدیقؓ کے گھر آئے ابوبکرؓ اللہ کا بھی انتخاب ابوبکرؓ حضور ﷺ کا بھی انتخاب حضور ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر آئے امی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کوئی دن ایسا نہیں تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ صبح یا شام میرے بابا کے گھر تشریف نہ لاتے ہوں۔ حضور ﷺ کا ہر روز میرے ابو کے گھر آنا جانا تھا کیونکہ ان دونوں کی دوستی تھی لیکن آج حضور ﷺ حضرت ابوبکرؓ کے گھر ایسے وقت میں تشریف لائے جس وقت میں آپ ﷺ کبھی نہیں آئے تھے۔

میرے ابا کو بتایا گیا کہ حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں تو میرے ابا فورا اٹھے اور حضور ﷺ کا استقبال کیا حضور ﷺ کو گھر لائے بٹھایا حضور ﷺ نے فرمایا جو تمہارے پاس ہیں سب کو باہر بھیج دو حضرت ابو بکرؓ عرض کیا یا رسول اللہ ڈرنے کی کوئی بات نہیں یہ آپ کے گھر کے ہی لوگ ہیں ایک ہی روایت میں ہے حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یہ میری دو بیٹیاں ہی ہیں آپ ﷺ بلا جھجک بات کریں۔ حضرت ابو بکرؓ خود بھی مخلص تھے آپؓ کا گھرانہ بھی مخلص تھا اس لیے حضور ﷺ نے ان میں سے کسی کو نہیں اٹھایا۔

حضور ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ اللہ نے مجھے ہجرت کا حکم فرما دیا ہے ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا مجھے بھی ہم رکابی کا شرف حاصل ہو گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں اللہ نے تمہاری ہم رکابی کا مجھے حکم دیا ہے تمہارا انتخاب ہو چکا تم قبول ہو چکے ہو میں ہجرت کروں گا تم میرے رفیق ہجرت بنو گے میں غار میں جاؤں گا تم میرے رفیق غار بنو گے تم میرے پہلے بھی یار تھے اب یار غار بنو گے یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ خوشی سے رو پڑے سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں اس سے پہلے میں نہیں جانتی تھی کہ خوشی سے بھی رویا جاتا ہے

سفر ہجرت کی تیاری

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دیکھیے مجھے پہلے سے اندازہ تھا کہ سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ جاؤں گا اس لیے میں دو اونٹنیاں سفر کے لیے پہلے سے تیار کر چکا ہوں میں ان کو کیکر کے پتے کھلا کر موٹا کر چکا ہوں یہ موٹی تازی اونٹنیاں سفر کے لیے بالکل تیار ہیں ان میں سے ایک آپ ﷺ کے لیے ہدیہ ہے آپ ﷺ جو چاہیں لے لیں حضور ﷺ نے فرمایا میں قیمت کے بغیر نہیں لوں گا چنانچہ آپ ﷺ نے اس کی قیمت 800 درہم ادا کی اور اونٹنی لے لی

توشہ سفر

حضرت اسماءؓ جو حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی ہیں جلدی سے اٹھیں انہوں نے کھانا تیار کیا بکرے کا گوش بنایا کھانا باندھا پانی کا ایک مشکیزہ تھا وہ پانی سے بھرا باندھنے کے لیے کوئی چیز نہیں تھی کوئی رسی نہیں تھی اس لیے انہوں نے اپنا کپڑا پھاڑا اس کے دو حصے کیے۔

ایک سے مشکیزہ باندھا دوسرا اپنے استعمال کے لیے رکھ لیا اور بعض روایات میں ہے کہ دوسرے حصے سے توشہ دان باندھا اس لئے اُس دن سے حضرت اسماءؓ کا لقب **ذات النطاقین** پڑ گیا یہ کھانا اور پانی حضرت اسماءؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حوالے کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے ایک رہبر جو راستوں کا ماہر تھا کرائے پر لیا یہ اس وقت کافر تھا بعد میں مسلمان ہوا حضرت ابو بکرؓ نے دونوں اونٹنیاں اس کے حوالے کیں اور فرمایا کہ ان کو تین دن بعد غار ثور کے دہانے پر لے آنا۔

سفرِ ہجرت کا آغاز

حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ یہ سارے انتظامات کر کے گھر سے نکلے پانچ ہزار درہم اپنے ساتھ خرچ کے لیے لے گئے اور احتیاط کی غرض سے گھر کے دروازے سے نکلنے کی بجائے دوسری جانب کھڑکی سے نکلے تاکہ کسی کی نظر میں نہ آئیں۔ لیکن جب باہر نکلے تو سامنے سے ابو جہل آگیا۔ اللہ رب العزت نے اس کو اندھا کر دیا وہ ان دونوں حضرات کو نہ دیکھ سکا حضرت ابو بکرؓ، حضور ﷺ کے ساتھ چلتے جا رہے ہیں دونوں کا رخ جبل ثور کی طرف تھا جبل ثور مکہ مکرمہ سے باہر ایک پہاڑ ہے تقریبا پانچ کلومیٹر کی مسافت پر واقع ہے ڈیڑھ دو کلومیٹر کی چڑھائی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بے تابی

حضرت ابو بکرؓ جب حضور ﷺ کو لے کر چل رہے تھے تو کبھی دائیں ہو جاتے کبھی بائیں ہو جاتے کبھی آگے ہو جاتے کبھی پیچھے ہو جاتے حضور ﷺ نے پوچھا ابو بکرؓ کیا معاملہ ہے تم کبھی آگے چلتے ہو کبھی پیچھے چلتے ہو کبھی دائیں چلتے ہو کبھی بائیں چلتے ہو؟ تو حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جب یہ خیال آتا ہے کہ دشمن آگے سے حملہ نہ کر دے آگے کوئی دشمن تاک میں نہ بیٹھا ہو تو آگے چلنے لگ جاتا ہوں پھر دل میں خیال آتا ہے کہ کوئی پیچھے سے تعاقب نہ کر رہا ہو پیچھے سے حملہ آور نہ ہو جائے تو میں پیچھے ہو جاتا ہوں پھر خیال آتا ہے کوئی دائیں بائیں سے حملہ نہ کر دے تو میں آپ ﷺ کی حفاظ کے لیے دائیں بائیں ہو جاتا ہوں یا رسول اللہ میں مسلسل آپ ﷺ کی فکر میں سر گرداں ہوں فکر مند ہوں پریشان ہوں۔

نبوت صداقت کے کندھے پر

جب پہاڑ پر پہنچے سنگلاخ پہاڑ حضور ﷺ کو چبنے لگے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے نبی کریم ﷺ کو کندھے پر اٹھا لیا پہاڑ کی چڑھائی چڑھے۔

غار ثور کا قیام اور سانپ کا حملہ

رات کا وقت تھا یہ دونوں یار غار کے دہانے پہ پہنچے حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا آقا آپ ﷺ ٹھریں پہلے میں جاتا ہوں خدانخواستہ غار میں کوئی ایسی ویسی چیز نہ ہو حضرت ابو بکرؓ اندر چلے گئے آپؓ کے پاس ایک کپڑا تھا اس کپڑے سے غار کو صاف کیا پھر سراغ دیکھے تو کپڑا پھاڑ کر سراخ بند کرتے چلے گئے بالآخر کپڑا ختم ہو گیا لیکن ابھی بھی ایک سوراخ باقی تھا بعض روایات میں آتا ہے کہ دو سوراخ باقی تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے سراخ پر اپنی ایڑی رکھی۔ اور فرمایا آقا اندر تشریف لایئے حضور ﷺ اندر تشریف لائے۔ صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ تھک گئے ہوں گے آپ نے مکہ سے یہاں تک سفر کیا آپ آرام فرمائیں نیند کریں میں ابو بکرؓ بیٹھ کے آپ ﷺ پر پہرہ دوں گا۔ حضور ﷺ نے اپنا سر مبارک صدیق اکبرؓ کی گود میں رکھا آرام کرنے لگے۔ آپ ﷺ کو نیند آگئی۔ ادھر سانپ نے ڈس لیا حضرت ابو بکرؓ نے درد کی شدت کے باوجود ایڑی نہیں ہٹائی کہ کہیں حضور ﷺ جاگ نہ جائیں لیکن سانپ کا ڈسا تھا کوئی چھوٹی بات نہیں تھی۔ درد کی شدت سے آپؓ کی آنکھوں سے آنسوں نکلے حضور ﷺ کے چہرے پہ گرے آپ ﷺ بیدار ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا ابو بکرؓ کیا بات ہے؟ ابو بکرؓ نے عرض کیا آقا سانپ نے ڈس لیا ہے حضور ﷺ اٹھے ابو بکر کی ایڑی پر اپنا لعاب مبارک لگا دیا جونہی لعاب لگایا فورا زہر کا اثر ختم ہو گیا۔ رات گزر گئی صبح جب حضور ﷺ بیدار ہوئے۔ ابو بکرؓ سے پوچھا ابو بکرؓ تمہارا وہ کپڑا کہاں ہے حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا آقا وہ کپڑا تو سارا پھاڑ پھاڑ کر سوراخ بند کئے تھے۔ حضورب ﷺ نے جب یہ سنا تو اللہ کے حضور آپ ﷺ کے ہاتھ اٹھ گئے اور آپ ﷺ نے دعا کی

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَبَا بَکْرٍ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ فِی الْجَنَّةِ

اللہ ابو بکر کو جنت میں میرے ساتھ رکھنا اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کی دعا ایسی قبول فرمائی جیتے جی بھی حضور ﷺ کا ساتھ اور وفات کے بعد بھی حضور ﷺ کے قرب میں جگہ عطا فرمائی

مشرکین مکہ کی تلاش اور انعام کا اعلان

ادھر مشرکین مکہ بڑے غصے میں تھے کہ ہمارے ہاتھوں سے شکار نکل گیا چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ اور صدیق اکبرؓ کو ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ اِدھر اُدھر کے علاقوں میں اعلانات کروا دیے۔ اس زمانے میں سفر عام طور پر اونٹوں پر ہوتے تھے چشموں سے گزرنا ہوتا تھا اونٹوں نے پانی پینا ہوتا تھا اس لیے مشرکین مکہ نے سب چشموں پر اطلاع بھجوا دی کہ اگر ابو بکرؓ ملیں یا سرکار دعا عالم ﷺ ملیں تو انہیں فوراً گرفتار کر لیا جائے جس نے بھی انہیں پکڑا اُسے اتنا انعام ملے گا یہ ہمارے مجرم ہیں ہمارے سلامتی کے لیے خطرہ ہیں ان کا گرفتار ہونا ضروری ہے۔

حضور ﷺ اور صدیق اکبرؓ غار میں موجود ہیں خطرہ ہے کہ دشمن کسی بھی وقت غار کے دہانے پر آسکتا ہے یہ حضرات پکڑے جا سکتے ہیں اس لیے اللہ رب العزت نے اِن کی حفاظت کا بندوبست فرمایا زمین کو حکم دیا زمین سے ایک درخت اگ آیا یہ درخت حضور ﷺ کے چہرے اقدس کے بالکل سامنے اگا۔ ایک مکڑی کو حکم دیا اس نے غار کے دہانے پر جالا تَن دیا یوں لگتا تھا کہ کئی سال پرانا جالا ہے دو کبوتریاں آئیں انہوں نے غار کے دھانے پر گھونسلا بنا دیا اس میں انڈے دے دیے اس سب سے یہ دونوں حضرات چھپ گئے اور محفوظ ہو گئے۔ صبح ہوئی مشرکین ان کو ہر طرف ڈھونڈ رہے تھے۔ اتنے میں ابوجہل اس طرف آ نکلا حضرت ابو بکرؓ نے اُسے آتے ہوئے دیکھ لیا حضرت ابو بکرؓ بے چین ہو گئے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا آقا وہ آگئے مجھے آپ ﷺ کی فکر ہے کہ کہیں آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا

مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا

ابوبکر تم یہ نہ سمجھو کہ تم اور میں اکیلے ہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے گھبراتے کیوں ہو؟ ابوجہل اور اس کے حواری آئے دائیں بائیں دیکھا اُمیہ بن خلف بھی ان کے ساتھ تھا وہ کہنے لگا یہ تو محمد ﷺ کی ولادت سے پہلے کا گھونسلہ لگتا ہے اور یہ مکڑی کا جالہ بھی بہت پرانا لگتا ہے اگر وہ یہاں ہوتے تو یہاں مکڑی کا جالا یا کبوتروں کا گھونسلا نہ ہوتا وہ یہاں نہیں ہیں اور بعض روایات میں آتا ہے کہ ابو جہل غار کے دہانے تک آیا اس نے دیکھا کہ یہاں کوئی نہیں ہے وہیں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا اور پھر اٹھ کر چلا گیا قدموں کے نشانات دیکھنے والا آیا اور کہنے لگا پاؤں کے نشانات تو یہاں سے اگے نہیں جا رہے اور پتہ بھی نہیں لگ رہا کہ وہ کس طرف گئے ہیں۔ دائیں گئے ہیں یا بائیں گئے ہیں آگے گئے ہیں یا پیچھے گئے ہیں کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ یوں اللہ نے اپنے حبیب کی حفاظت فرمائی

یہاں تک ہجرت کا پہلا مرحلہ مکمل ہوا

غار ثور سے آگے ہجرت کا دوسرا مرحلہ شروع ہوتا ہے۔

پھر کبھی موقع ملا زندگی رہی تو انشاءاللہ غار ثور سے آگے ہجرت کا سفر آپ حضرات کے گوش و گوار کر دوں گا۔

اللہ تعالی ہم سب کو حضور ﷺ کے طریقے کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائیں

وما علینا الا البلاغ المبین